ماہنامہ نگارِ نو، کوٹ سبزانی
ISSN 2253008 – 0474
ادارہ ادبیاتِ دیار و صحرا، ضلع کوٹ سبزانی

صحرا کی ریت پر لکھی جانے والی غزل: ایک تنقیدی مطالعہ

ڈاکٹر نسرین آرزو

اردو غزل کی روایت میں صحرا کا استعارہ ہمیشہ سے موجود رہا ہے، مگر بہت کم شاعروں نے اس استعارے کو اس کی پوری جمالیاتی اور فکری وسعت کے ساتھ برتا ہے۔ ضلع کوٹ سبزانی کے نواح میں کہی جانے والی غزل کا مطالعہ ہمیں یہ دیکھنے کا موقع دیتا ہے کہ ریت، پیاس، ہجرت اور بے نشانی جیسے موضوعات ایک ہی شعر میں کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جاتے ہیں۔ یہ غزل نہ تو محض رومانی ہے اور نہ ہی صرف سماجی؛ اس کی اصل طاقت اس کے درمیان کا راستہ ہے۔

اس غزل کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی ردیف ہے۔ ردیف ’کی ریت پر‘ ہر شعر کو ایک ہی جگہ پر لا کھڑا کرتی ہے، جہاں ہر بار کچھ لکھا جاتا ہے اور پھر مٹ جاتا ہے۔ یہ تکرار قاری کو ایک عجیب سی بے یقینی میں مبتلا کرتی ہے، جیسے لکھنے والے کو بھی یقین نہیں کہ اس کا لکھا کتنی دیر باقی رہے گا۔ یہی بے یقینی اس غزل کی اصل روح ہے۔ یہ کسی عام عاشق کی شکایت نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کی کیفیت ہے جو جانتا ہے کہ اس کا ہر عمل وقت کی آندھی میں بدل جائے گا۔

قافیے کے انتخاب میں بھی یہی کیفیت جھلکتی ہے۔ ’پیاس‘، ’آس‘، ’لباس‘ اور ’احساس‘ جیسے قافیے بظاہر روایتی ہیں، لیکن جب ان کا رشتہ ریت سے جڑتا ہے تو ان کے معنی بدل جاتے ہیں۔ پیاس صرف جسمانی نہیں رہتی، وہ ایک وجودی کمی بن جاتی ہے۔ آس کسی ملاقات کی نہیں بلکہ کسی نشان کے باقی رہنے کی آس ہے۔ یوں روایتی الفاظ بھی اس غزل میں نئی تہہ اختیار کر لیتے ہیں۔

ردیف کی تکرار کے باوجود غزل کہیں بھی یک رنگی کا شکار نہیں ہوتی۔ ہر شعر میں ایک نیا منظر، ایک نیا کردار یا ایک نیا سوال سامنے آتا ہے۔ کبھی یہ ریت ماں کی قبر بن جاتی ہے، کبھی بچھڑے ہوئے گھر کا آنگن، اور کبھی وہ خط جو کبھی بھیجا ہی نہیں گیا۔ یہ تنوع اس لیے ممکن ہوا ہے کہ شاعر نے ردیف کو بوجھ نہیں سمجھا بلکہ اسے ایک ایسا در سمجھا ہے جس سے ہر بار ایک نیا کمرہ کھلتا ہے۔

زبان کے لحاظ سے یہ غزل سادہ مگر پُرتاثیر ہے۔ اس میں نہ تو بھاری بھرکم تراکیب ہیں اور نہ ہی مشکل علامتیں۔ شاعر نے عام بول چال کے قریب رہتے ہوئے بھی ایسے مصرعے کہے ہیں جو دیر تک ذہن میں گونجتے رہتے ہیں۔ یہی سادگی اس غزل کی سب سے بڑی خوبی ہے، کیونکہ یہ قاری کو لفظوں کے جال میں نہیں الجھاتی بلکہ براہِ راست احساس تک لے جاتی ہے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ غزل صحرا کے استعارے کو نئی معنویت عطا کرتی ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ریت صرف ویرانی کی علامت نہیں بلکہ یادداشت کی بھی ایک شکل ہے۔ جو کچھ ریت پر لکھا جاتا ہے، وہ مٹ کر بھی کہیں نہ کہیں باقی رہتا ہے، شاید کسی اور دل کی ریت پر۔ یہی اس غزل کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

(جاری ہے صفحہ ۱۴ کالم ۱ میں)

ہجوم میں گمشدہ بچوں کے لیے ’گمشدہ بچہ مرکز‘ کا قیام، پہلے ہی روز درجنوں بچے والدین سے ملا دیے گئے

نامہ نگار خصوصی

کوٹ سبزانی (نامہ نگار خصوصی) 18 دسمبر: ضلعی انتظامیہ کوٹ سبزانی نے ہجوم میں گم ہو جانے والے بچوں کے لیے ایک خصوصی مرکز قائم کیا ہے جس کا نام ’گمشدہ بچہ مرکز‘ رکھا گیا ہے۔ بدھ کے روز مرکز کے قیام کے پہلے ہی دن درجنوں بچے والدین سے ملا دیے گئے۔ مرکز کا افتتاح ڈپٹی کمشنر کوٹ سبزانی مسز فرحانہ جبیں نے کیا۔ افتتاح کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر صدر، ایس ایس پی آپریشنز، ریسکیو 1122 کے افسران اور مختلف اسکولوں کے طلبہ بھی موجود تھے۔

مرکز کا قیام ان دنوں عمل میں آیا ہے جب عید کی خریداری، میلوں اور بڑے اجتماعات کے دوران بچوں کے گم ہونے کے واقعات میں اچانک اضافہ ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’ہر سال عید پر ہمارے پاس درجنوں بچے ایسے آتے ہیں جو چند منٹ کے لیے ماں باپ سے بچھڑ جاتے ہیں، اور ان منٹوں میں خاندان کی پوری دنیا الٹ پلٹ ہو جاتی ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کا مقصد ایسے خاندانوں کو کم سے کم وقت میں ایک دوسرے تک پہنچانا ہے۔

مرکز کی انچارج ڈاکٹر ثمینہ رشید لودھی ہیں، جبکہ ریسکیو 1122 کے ایک خصوصی دستے کو بھی یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ثمینہ رشید لودھی نے بتایا کہ مرکز میں بچوں کے لیے ایک الگ کمرہ بنایا گیا ہے جہاں انہیں کھانا، پانی اور کھیلنے کا سامان فراہم کیا جائے گا۔ ’بچہ جیسے ہی یہاں پہنچتا ہے، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس کے چہرے پر خوف کی جگہ اطمینان آ جائے۔ ہم پہلے اسے یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ اکیلا نہیں ہے، اس کے بعد ہی اس سے گھر کا پتا پوچھتے ہیں۔‘

ایس ایس پی آپریشنز عمران سلیم خٹک نے کہا کہ مرکز کے ساتھ ایک ہیلپ لائن 1122 بھی منسلک کی گئی ہے، جس پر کوئی بھی شہری گم شدہ بچے کی اطلاع دے سکے گا۔ ’ہم نے کوشش کی ہے کہ اطلاع اور بازیابی کے درمیان وقت کم سے کم ہو، کیونکہ ہر گزرتا منٹ والدین کی بے چینی کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے تاکہ بچوں سے نرمی اور اعتماد کے ساتھ بات کی جا سکے۔

اسسٹنٹ کمشنر صدر مسز نائلہ جبین نے کہا کہ مرکز کے قیام کے لیے ضلعی انتظامیہ نے مختلف اداروں سے رابطہ کیا تھا اور کئی مخیر حضرات نے اس منصوبے کے لیے عطیات بھی دیے ہیں۔ ’یہ مرکز کسی ایک ادارے کا نہیں بلکہ پورے شہر کا ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ ہر شہری یہ محسوس کرے کہ اس کا بچہ یہاں محفوظ ہاتھوں میں ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کی کارکردگی کا ہر ہفتے جائزہ لیا جائے گا اور ضرورت پڑنے پر اس کی خدمات کو مزید علاقوں تک بڑھایا جائے گا۔

(جاری ہے صفحہ ۱۴ کالم ۱ میں)

ہجوم میں بچوں کے گم ہونے کے واقعات میں اضافہ، ضلع کوٹ سبزانی میں ’گمشدہ بچہ مرکز‘ قائم

نامہ نگار خصوصی

کوٹ سبزانی (نامہ نگار خصوصی) 18 دسمبر: ضلعی انتظامیہ کوٹ سبزانی نے ہجوم میں گم ہو جانے والے بچوں کے لیے ایک خصوصی مرکز قائم کیا ہے جس کا نام ’گمشدہ بچہ مرکز‘ رکھا گیا ہے۔ بدھ کے روز مرکز کے قیام کے پہلے ہی دن درجنوں بچے والدین سے ملا دیے گئے۔ مرکز کا افتتاح ڈپٹی کمشنر کوٹ سبزانی مسز فرحانہ جبیں نے کیا۔ افتتاح کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر صدر، ایس ایس پی آپریشنز، ریسکیو 1122 کے افسران اور مختلف اسکولوں کے طلبہ بھی موجود تھے۔

مرکز کا قیام ان دنوں عمل میں آیا ہے جب عید کی خریداری، میلوں اور بڑے اجتماعات کے دوران بچوں کے گم ہونے کے واقعات میں اچانک اضافہ ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’ہر سال عید پر ہمارے پاس درجنوں بچے ایسے آتے ہیں جو چند منٹ کے لیے ماں باپ سے بچھڑ جاتے ہیں، اور ان منٹوں میں خاندان کی پوری دنیا الٹ پلٹ ہو جاتی ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کا مقصد ایسے خاندانوں کو کم سے کم وقت میں ایک دوسرے تک پہنچانا ہے۔

مرکز کی انچارج ڈاکٹر ثمینہ رشید لودھی ہیں، جبکہ ریسکیو 1122 کے ایک خصوصی دستے کو بھی یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ثمینہ رشید لودھی نے بتایا کہ مرکز میں بچوں کے لیے ایک الگ کمرہ بنایا گیا ہے جہاں انہیں کھانا، پانی اور کھیلنے کا سامان فراہم کیا جائے گا۔ ’بچہ جیسے ہی یہاں پہنچتا ہے، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس کے چہرے پر خوف کی جگہ اطمینان آ جائے۔ ہم پہلے اسے یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ اکیلا نہیں ہے، اس کے بعد ہی اس سے گھر کا پتا پوچھتے ہیں۔‘

ایس ایس پی آپریشنز عمران سلیم خٹک نے کہا کہ مرکز کے ساتھ ایک ہیلپ لائن 1122 بھی منسلک کی گئی ہے، جس پر کوئی بھی شہری گم شدہ بچے کی اطلاع دے سکے گا۔ ’ہم نے کوشش کی ہے کہ اطلاع اور بازیابی کے درمیان وقت کم سے کم ہو، کیونکہ ہر گزرتا منٹ والدین کی بے چینی کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے تاکہ بچوں سے نرمی اور اعتماد کے ساتھ بات کی جا سکے۔

اسسٹنٹ کمشنر صدر مسز نائلہ جبین نے کہا کہ مرکز کے قیام کے لیے ضلعی انتظامیہ نے مختلف اداروں سے رابطہ کیا تھا اور کئی مخیر حضرات نے اس منصوبے کے لیے عطیات بھی دیے ہیں۔ ’یہ مرکز کسی ایک ادارے کا نہیں بلکہ پورے شہر کا ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ ہر شہری یہ محسوس کرے کہ اس کا بچہ یہاں محفوظ ہاتھوں میں ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کی کارکردگی کا ہر ہفتے جائزہ لیا جائے گا اور ضرورت پڑنے پر اس کی خدمات کو مزید علاقوں تک بڑھایا جائے گا۔

(جاری ہے صفحہ ۱۴ کالم ۱ میں)

ہجوم میں بچوں کے گم ہونے کے واقعات میں اضافہ، ضلع کوٹ سبزانی میں ’گمشدہ بچہ مرکز‘ قائم

نامہ نگار خصوصی

کوٹ سبزانی (نامہ نگار خصوصی) 18 دسمبر: ضلعی انتظامیہ کوٹ سبزانی نے ہجوم میں گم ہو جانے والے بچوں کے لیے ایک خصوصی مرکز قائم کیا ہے جس کا نام ’گمشدہ بچہ مرکز‘ رکھا گیا ہے۔ بدھ کے روز مرکز کے قیام کے پہلے ہی دن درجنوں بچے والدین سے ملا دیے گئے۔ مرکز کا افتتاح ڈپٹی کمشنر کوٹ سبزانی مسز فرحانہ جبیں نے کیا۔ افتتاح کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر صدر، ایس ایس پی آپریشنز، ریسکیو 1122 کے افسران اور مختلف اسکولوں کے طلبہ بھی موجود تھے۔

مرکز کا قیام ان دنوں عمل میں آیا ہے جب عید کی خریداری، میلوں اور بڑے اجتماعات کے دوران بچوں کے گم ہونے کے واقعات میں اچانک اضافہ ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’ہر سال عید پر ہمارے پاس درجنوں بچے ایسے آتے ہیں جو چند منٹ کے لیے ماں باپ سے بچھڑ جاتے ہیں، اور ان منٹوں میں خاندان کی پوری دنیا الٹ پلٹ ہو جاتی ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کا مقصد ایسے خاندانوں کو کم سے کم وقت میں ایک دوسرے تک پہنچانا ہے۔

مرکز کی انچارج ڈاکٹر ثمینہ رشید لودھی ہیں، جبکہ ریسکیو 1122 کے ایک خصوصی دستے کو بھی یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ثمینہ رشید لودھی نے بتایا کہ مرکز میں بچوں کے لیے ایک الگ کمرہ بنایا گیا ہے جہاں انہیں کھانا، پانی اور کھیلنے کا سامان فراہم کیا جائے گا۔ ’بچہ جیسے ہی یہاں پہنچتا ہے، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس کے چہرے پر خوف کی جگہ اطمینان آ جائے۔ ہم پہلے اسے یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ اکیلا نہیں ہے، اس کے بعد ہی اس سے گھر کا پتا پوچھتے ہیں۔‘

ایس ایس پی آپریشنز عمران سلیم خٹک نے کہا کہ مرکز کے ساتھ ایک ہیلپ لائن 1122 بھی منسلک کی گئی ہے، جس پر کوئی بھی شہری گم شدہ بچے کی اطلاع دے سکے گا۔ ’ہم نے کوشش کی ہے کہ اطلاع اور بازیابی کے درمیان وقت کم سے کم ہو، کیونکہ ہر گزرتا منٹ والدین کی بے چینی کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے تاکہ بچوں سے نرمی اور اعتماد کے ساتھ بات کی جا سکے۔

اسسٹنٹ کمشنر صدر مسز نائلہ جبین نے کہا کہ مرکز کے قیام کے لیے ضلعی انتظامیہ نے مختلف اداروں سے رابطہ کیا تھا اور کئی مخیر حضرات نے اس منصوبے کے لیے عطیات بھی دیے ہیں۔ ’یہ مرکز کسی ایک ادارے کا نہیں بلکہ پورے شہر کا ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ ہر شہری یہ محسوس کرے کہ اس کا بچہ یہاں محفوظ ہاتھوں میں ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ مرکز کی کارکردگی کا ہر ہفتے جائزہ لیا جائے گا اور ضرورت پڑنے پر اس کی خدمات کو مزید علاقوں تک بڑھایا جائے گا۔

(جاری ہے صفحہ ۱۴ کالم ۱ میں)